کیا حیاتِ مسیح امّتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے؟

انصر رضا۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ، کینیڈا

مکرم ومحترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب جماعت احمدیہ کے ایک مایہ ناز عالم اور محقّق تھے جو تحقیق کے میدان میں ایک خاص امتیاز رکھتے تھے۔ اس میدان میں ان کا مقام اتنا بلند ہوا کہ لفظ ''محقّق'' ان کے نام کا لاحقہ بن گیا۔ اس دورِ جدید میں نہ صرف نئی نئی کتابیں بہت بڑی تعداد میں چھپ رہی ہیں اور بآسانی دستیاب ہیں بلکہ قدیم اور نایاب کتابیں بھی دوبارہ شائع ہو رہی ہیں اور اُن تک ہماری رسائی آسان سے آسان تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس رسائی کو انٹرنیٹ کے ذریعے مزید آسان بنا دیا گیا ہے۔ اب آپ گھر بیٹھے کتاب خرید بھی سکتے ہیں اور بے شمار کتابوں کو اپنے کمپیوٹر پر Download کر کے پڑھ بھی سکتے ہیں۔ لیکن ذرا تصوّر کیجئے کہ آج سے چند دہائیاں پیشتر، جب کہ تحقیق کی یہ تمام سہولیات میسّر نہیں تھیں، مکرم شیخ صاحب نے لائبریریوں کی خاک چھان کر پرانے پرانے مخطوطات، مسوّدات اور نایاب کتب کو ڈھونڈھ کر اُن میں سے علم کے گہرے موتی نکالے اور ہمارے سامنے وہ تمام معلومات رکھیں جن تک عام آدمی کی رسائی اگر بالکل ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور تھی۔

انہی تحقیقات پر مبنی مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقّق کا وہ مضمون ہے جو ''ہزار سال پہلے کا تاریخ اسلام کا ایک ورق ۔ حضرت مسیحؑ کی وفات کا اعلان'' کے عنوان کے تحت جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز علمی جریدے ''الفرقان'' کے شمارہ اپریل 1977ء میں شائع ہوا۔ یہ جریدہ جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز عالم مکرم ومحترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی زیرِ ادارت شائع ہوا کرتا تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ علمی و تحقیقاتی رجحانات سے عدم دلچسپی کے باعث مکرم شیخ صاحب کی ان تمام تحقیقات سے ہماری نئی نسل بہت حد تک بےخبر ہے، بلکہ عین ممکن ہے کہ بہت سے نوجوانوں نے اُن کا نام بھی نہ سُنا ہو۔ خاکسار کے دل میں ایک عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ اس علمی و تحقیقی میگزین کے شمارے دستیاب ہوں تا کہ اپنے بزرگوں کی قیمتی تحقیقات سے فیضیاب ہوا جائے اور نوجوان نسل کو بھی ان بزرگوں کی نہایت قیمتی کاوشوں سے روشناس کراتے ہوئے ان تحقیقات کو مزید آگے بڑھایا جائے۔ الحمدللہ کہ جدید دور کی سہولیات کے سبب یہ خواہش پوری ہوئی اور اب ہماری ویب سائٹ www.alislam.org پر ''الفرقان'' کے جنوری 1954ء سے لے کر مئی 1977 تک کے تمام شمارے مہیا کر دیئے گئے ہیں جن میں مکرم شیخ صاحب کے ساتھ ساتھ سلسلہ کے دیگر بزرگوں کے شائع شدہ عالمانہ اور تحقیقاتی مضامین دستیاب ہیں اور انگریزی محاورہ کے مطابق just a click away یعنی صرف آپ کے mouse کی ایک کلِک کی دوری پر ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور نہایت اہم مضمون کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔ جنوری 1958 کے الفرقان کے پورے شمارہ میں مکرم ومحترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری صاحب کا نسخ فی القرآن کے متعلق ایک نہایت عالمانہ اور تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے جو اس مسئلہ پر نسخ فی القرآن کا عقیدہ رکھنے والوں کا منہ بند کرنے کے لئے کافی ہے۔

خاکسار اکثر اس رسالہ کے مختلف شماروں کی ورق گردانی، جسے انگریزی میں Browsing کہا جاتا ہے، کرتا رہتا ہے۔ اسی browsing کے دوران مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقّق کے مذکورہ بالا مضمون کو پڑھنے کا موقع ملا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق ایک نہایت قیمتی حوالہ کا ذکر تھا۔ یہ حوالہ مکرم شیخ صاحب کو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے بھجوایا تھا۔ اس پر مکرم شیخ صاحب نے اپنی تحقیق کا آغاز کر دیا اور نتیجہ اس مذکورہ بالا مضمون کی صورت کی ظاہر ہوا۔ یہ حوالہ 1946 میں شائع ہونے والی کتاب "Medieval Islam" سے لیا گیا تھا، جس کے مصنف Dr. Gustave E. von Grunebaum ہیں۔ یہ صاحب یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، لاس اینجلس کے شعبہ Near Eastern Center میں ڈائریکٹر تھے اور اس سے پہلے یونیورسٹی آف شکاگو میں عربی کے پروفیسر رہ چکے تھے۔ یہ کتاب دسویں صدی عیسوی کی اسلامی مملکتوں کی ثقافت، شان وشوکت اور عیسائی مملکتوں کے ساتھ اُن کے تعلقات اور مذہبی وسیاسی کشمکش کے متعلق ہے۔

اس کتاب کے صفحہ 19 ,18 پر ڈاکٹر گستاو نے Analecta Orientalia کی جلد۔14 سے، جس کی تدوین وترجمہ کا کام انہوں نے خود کیا، ایک مسلمان اور ایک عیسائی عالم کے درمیان ہونے والی خط وکتابت کا ذکر کیا ہے۔ یہ حوالہ نقل کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ Analecta Orientalia کا تعارف کرا دیا جائے۔ کئی جلدوں پر مشتمل یہ کتاب سامی مذاہب یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے ساتھ ساتھ ان سے تعلقات اور روابط رکھنے والی ہمسایہ قوموں یعنی کالدی، سریانی اور فینیقی قوموں کی زبانوں، ثقافتوں اور تاریخ کے متعلق دلچسپ اور اہم تحقیقاتی معلومات کے مجموعہ پر مشتمل ہے۔ مذکورہ بالا حوالہ میں بازنطینی سلطنت کے ایک گمنام ترجمان اور شافعی مذہب کے ایک ممتاز عالم القفّال کے درمیان اشعار کی صورت میں ہونے والی مذہبی جھڑپ کو نقل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر گستاو نے جو کچھ لکھا وہ اور اس کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔

"The same homogeneity of ideas obtains on that considerably lower plane on which an unnamed spokesman for the Byzantines and the Muslim jurist, al-Qaffal (d. 976), exchanged their invectives in support of their sovereigns' campaigns in 966-67.

The Christian announces that he will conquer the East and spread the religion of the Cross by way of force:

And Jesus, His throne is high above the heavens. Who is allied with Him reaches his goal (i.e., salvation) on the day of Strife (i.e., Judgment Day).

But your companion (i.e., Mohammad), the moisture (of the grave) annihilated him below the ground, and he has turned (a heap of) splinters among those decayed bones.

The Muslim shaik retorts in the same vein:

Whoever desires the conquest of East and West propagandizing for the belief in a cross is the meanest of all who nourish desires.

Who serves the crosses and wishes to obtain right guidance through them is an ass with a brand mark on his nose.

And if the Prophet Mohammad has had to die, he (only) followed the precedent set by every exalted prophet.

And Jesus, too, met death at a fixed term, when he passed away as do the prophets of Adam's seed."[35]

([35] Ed. trans. by the writer, Analecta orientalia, XIV (1937), 41-64, vss. 51-53, 88.89.98.99.) " (pp. 18, 19)

''خیالات کی یہی یکسانیت ایک بہت ہی نچلی سطح پر بھی نظر آتی ہے جب بازنطین کے ایک گمنام عیسائی ترجمان اور مسلمان قانون دان القفّال نے 967-966 میں اپنی اپنی حکومتوں کی تائید کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف تنقیدی حملے کئے۔عیسائی نے اعلان کیا کہ وہ مشرق کو فتح کرلے گا اور صلیبی مذہب کو بزورِ طاقت پھیلا دے گا:

اور یسوع (کو دیکھو)، کہ اس کا تخت آسمانوں سے بلند ہے۔ جو اُس (یسوع) کے ساتھ وابستہ ہوگا وہ عدالت کے روز اپنی مراد کو پہنچے گا۔لیکن تمہارا صاحب (یعنی محمد وہ ہے جس) کو قبر کی نمی نے زیرِ زمین فنا کر دیا اور وہ بوسیدہ ہڈیوں کے درمیان ہڈیوں کا ڈھیر بن گیا۔

اس پر مسلمان شیخ نے اُسی لب و لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا:

جو بھی مشرق اور مغرب کو فتح کرنا چاہتا ہے اور صلیبی مذہب کا پرچار کرنا چاہتا ہے وہ ان تمام لوگوں سے زیادہ کمینہ ہے جو اپنی خواہشات کی پرورش کرتے رہتے ہیں۔ جو بھی صلیب کی خدمت کرتا ہے اور اُن کے ذریعے ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ایسے گدھے کی مانند ہے جس کی ناک داغی گئی ہو۔اور اگر محمد ﷺ پر موت آئی تو انہوں نے اس نمونہ کی پیروی کی جو عظیم الشان انبیاء نے قائم کیا تھا۔ اور یسوع نے بھی وقت مقررہ پر وفات پائی اور اسی طرح گزر گئے جس طرح اولادِ آدم میں سے دوسرے انبیاء گزر گئے۔''

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقّق نے مسلمان عالم القفّال کے بارے میں تحقیق فرمائی تو خیرالدین الزرکلی کی تالیف ''اعلام قاموس تراجم'' کی جلد 7، صفحہ 159 کالم 1 سے اُن کے بارے میں معلومات مل گئیں۔اس کتاب میں اُن کے بارے میں لکھا ہے:

''القفّال کا زمانہ 365 - 291 ھ۔یعنی 976 - 904 عیسوی ہے۔پورا نام محمد بن علی بن اسماعیل الشاشی القفّال ابوبکر ہے۔ وہ اکابر علماء زمانہ میں سے تھے۔اہل ماوراء النہر میں سے فقہ،حدیث،لغت وادب کے عالم بے بدل تھے۔اچھی بحث کرنے والے فقہاء میں وہ سب سے پہلے تھے اور اُن کے ذریعے شافعی مذہب پھیلا۔اُن کی ولادت اور وفات نہر سیحون کے پار الشاش (یعنی تاشقند) کے شہر میں ہوئی۔انہوں نے خراسان،عراق اور حجاز میں بہت سفر کئے۔اُن کی کتابوں میں اصول الفقہ،محاسن الشریعۃ اور شرح رسالۃ الشافعی ہے۔''

مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ امّتِ مُسلمہ کا متفقہ عقیدہ نہیں ہے بلکہ بزرگانِ دین کے ساتھ ساتھ،جن کے وفاتِ مسیحؑ کے متعلق تائیدی حوالہ جات جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں کثرت سے پائے جاتے ہیں،بڑے بڑے علماء اور قانون دان حضرات بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیگر تمام انبیاءؑ کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔آخر میں اپنی اوپر کہی گئی بات کو دہراتے ہوئے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہمارے بزرگوں نے نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تائید میں نہایت اعلیٰ تحقیقاتی کارنامے انجام دیئے ہیں۔جہاں ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم ان تحقیقات کو آگے بڑھاتے اور انہیں بنیاد بناتے ہوئے وہاں سے اپنے کام کا آغاز کرتے جہاں اُن بزرگوں نے اسے چھوڑا تھا،وہاں اُس کے برعکس یہ ہوا کہ ہم نے اُن تحقیقات اور اُن بزرگوں کے ناموں کو ہی فراموش کر دیا۔جدید دور کی سہولیات نے اب ہمارے لئے یہ آسانی پیدا کر دی کہ وہ تمام کام ہمارے سامنے آ رہا ہے۔چنانچہ ہمیں اب یہ چاہئے کہ ہم ان تحقیقات کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور اس میں جدید ترقی یافتہ علوم کی روشنی میں مزید اضافہ کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!